© rasailojaraid.com

العلم والعلماء فی ضوء الکتاب والسنة

قسط اول

بقلم۔ مولانا عبدالستار المیانوی الجھلمی خطیب اہلحدیث خورد ضلع جہلم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم امابعد اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۔ قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (الزمر پ ۲۳)

یعنی آپؐ فرما دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟

اس آیت میں اللہ تعالی نے علم والوں کی فضیلت بیان کی ہے۔ علم ایک ایسی دولت ہے جس کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر ایک اہم فریضہ ہے اس کے بغیر انسان میں وہ شعور پیدا نہیں ہو سکتا جس کی فضیلت اللہ تعالی نے بیان فرمائی ہے۔ علم کے موضوع پر اللہ تعالی نے بیسیوں آیات نازل فرمائی ہیں، بالجملہ ان میں سے چند آیات ابوالبشر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کی تخلیق کے وقت کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن حکیم یوں گویا ہے۔

" وعلم آدم الاسمأء کلها ثم عرضهم علی الملائکة فقال انبؤنی باسمآء هؤلآء ان کنتم صادقین قالو سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ہ (البقرة۔ ۳۱۔ ۳۲)

اور جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ ان سب نے کہا خدایا تیری پاک ذات ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے۔ (البقرة)

یہ عزت و شرافت اور فضیلت حضرت آدمؑ کو علم کی بدولت ملی جس سے معلوم ہوا کہ زمین و آسمان سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ اس طرح سے اللہ تعالی نے تمام انبیاء اور رسولوں کو اپنا خاص علم مرحمت فرمایا اور ان حضرات کے علم سے ساری دنیا منور ہوئی اور علم کی روشنی کے سبب ہی انسان کو فوقیت حاصل ہے۔ اللہ تعالی نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پہلے اس علم کی تعلیم اور ترغیب دلائی ارشاد الٰہی ہے۔

اقرأ باسم ربک الذی خلق ۔ خلق الانسان من علق ۔ اقرأ و ربک الاکرم الذی علم بالقلم ۔ علم الانسان مالم یعلم ۔ (العلق ۱۔ ۵)

(مشہور آیات ہیں ترجمہ کی حاجت نہیں) نعمت تخلیق عام ہے جس میں انسان اور تمام مخلوق برابر کی شریک ہے۔ اس لئے اس نعمت کو محض رب کی طرف منسوب کیا لیکن اس کے بعد ہی کلمہ خطاب کو دہرا کر فرمایا " اقرأ و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم "

اس مکرر اقراء میں نعمت علم کو نہ رب کی طرف سے منسوب کیا نہ رب کریم کی طرف بلکہ رب اکرم سے اسے نسبت دی۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ علم کی نعمت وہ نعمت ہے جو ازحد کرم ہے رب کا کرم ہے محض رب کا کرم نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ رب اکرم کا کرم ہے یعنی ان تمام نعمتوں میں سے علم کا سب سے بڑا کرم ہے۔ اور حقیقت میں ظلوم و جھول انسان پر اس سے بڑا کرم اور کیا ہوسکتا ہے کہ علم و معرفت کا سورج اس پر جگمگا اٹھا جسکے نور / روشنی کی کوئی حد نہیں اور جس کو کبھی زوال نہیں۔ رب اکرم نے کرم فرما کر علم کی عظمت و شرافت کی اہمیت پوری طرح واضح فرما کر یہ بھی صفائی کر دی کہ قلم و تحریر کے ذریعہ انسان کو جو وسعت اور فراوانی عطا فرمائی ہے اس کا اندازہ کسی کے بس کا نہیں ہے۔

وہی انسان جو پہلے ناتوان مخلوق تھی آج بحر و بر اور ھواؤں پر حکومت کر رہا ہے علم کے ہاتھ کل کو اس انسان کو کہاں لے جائیں گے کون بتا سکتا ہے؟ اس کو تو رب اکرم ہی جانتا ہے کہ اس کی بخشش انسان کو کہاں لے جانے والی ہے چاند کیا انسان ستاروں کو بھی مسخر کرنے کا عجیب خواب دیکھ رہا "رب اکرم" کا کرم اکبر علم کسی دن انسان کو ستاروں کا بھی مالک بنا دے اور اس یادگار اور عجیب دن انسان قرآن حکیم میں یہ ارشاد پڑھ کر حیران رہ جائے۔

(وهو الذی سخر البحر ـ)(ان الله سخر لكم ما فی اسموات وما فی الارض) "

آپ غور کریں اسلام کی نظر میں علم کا کیا درجہ ہے، اللہ اکبر

علم والے کے بڑے درجات ہیں یہی لوگ خدا خوفی کرنے والے ہیں اور اللہ کی (وحدانیت) کی شہادت دینے والے ہیں۔

(شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة ولولو االعلم قائما بالقسط)

اس آیت میں اللہ رب ذوالجلال نے علماء وفضلا کو نبیوں اور فرشتوں کی ساتھ بیان فرمایا جس طرح سے اللہ تعالی کی وحدانیت کی شہادت خود اللہ تعالی اور اس کے فرشتے دیتے ہیں اس طرح علم والے بھی اللہ تعالی کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں کیوں کہ وہ علم کی بدولت اور اللہ تعالی کی خصوصی رحمت سے حکم الہی کو بجا لاتے ہیں۔

اسی لئے شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔

بنی آدم از علم باید کمال — نه از حشمت وجاه ومال ومنال

انسان علم کی بدولت کمال حاصل کرتا نہ کہ فوج اور لاؤ لشکر اور نہ ہی مال و دولت سے

چوں شمع از پئے علم باید گداخت — که بے علم نتواں خدار اشناخت

شمع کی مانند علم کے لئے گھلنا چاہیئے کہ بغیر علم کے اللہ کو نہیں پہچان سکتا

خرد مند باشد طلب گار علم — که گرم است پیوسته بازار علم

علم کا طلب گار عقل مند ہے کہ ہمیشہ علم کا بازار گرم ہے

کسیے راکه شد در ازل بختیار — طلب کردن علم کردا اختیار

جو روز ازل سے ہی نصیب والا تھا اس نے علم حاصل کرنے کو پسند کیا

طلب کر دن علم شد برتو فرض — وگروا جب است از پیش ارض

علم کو حاصل کرنا (اے انسان) تجھ پر فرض ہے اگر چہ اس کے لئے سفر پیش آئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

م کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لو کہ یہ علم (بفضل رب) تم کو جنت میں پہنچا دے گا

یاموز جز علم گر عاقلی — کہ بے علم بودن بود غافلی

ر تم عقل مند ہو تو علم کے سوا اور کوئی مت سیکھو کیوں کہ بے علم رہنا غفلت اور جہالت ہے

راعلم در دین و دنیا تمام — کہ کار تواز علم گردد نظام

تمھیں علم (دین) ہی دنیا میں کافی ہے اس علم کے سبب ہی تیرے تمام کام آراستہ و پیراستہ ہو جائیں گے

ں سے معلوم ہوا کہ علم اور عمل سے ہی دونوں جہان میں کامیابی ہے اسی لئے اللہ تعالی نے انبیاء کو اشاعت علم کے لئے دنیا میں مبعوث فرمایا۔

آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالی نے علم شریعت بخشا، ارشاد ہوتا ہے

شرع لکم من الدین ماوصی نوحا یعنی تمھیں دین دیا ہے جس کی وصیت حضرت نوحؑ کو کی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ و علم و معرفت ہی عطا کیا ہوا تھا جس کے ذریعہ سے توحید الٰہی کی دعوت دیتے تھے۔ اس طرح اللہ تعالی نے حضرت یوسفؑ کو علم التعبیر عطا فرمایا تھا جس کے سبب آپ بادشاہ بنا دیئے گئے اور تخت و تاج کے مالک ہو گئے۔ یہ حضرت یوسفؑ کا واقعہ قرآن مجید میں بالتفصیل مذکور ہے۔ حضرت سلیمانؑ کو جانوروں کی بولیاں سمجھنے کا علم عطا کیا گیا اسکا رشاد قرآن میں موجود ہے علم نبوت کے سبب ہی تخت بلقیس کو منگوا لیا، جنات پر حکومت کرنا یہ سب اللہ تعالی ہی کا فضل تھا۔ لیکن آج بھی موجودہ دور میں ٹیلی فون، برقی تار، ریڈیو فیکس وغیرہ اسی علم کی بدولت وجود میں آئے ہیں۔ ہوائی جہاز، ریل، موٹر کار وغیرہ بے شمار اشیاء جو پہلے نہ تھیں اس علم کے سبب وجود میں آگئیں یہ سارے کا سارا علم ہی تو ہے

کمتہ:۔ علم کی حقیقت محققین نے یوں بیان فرمائی ہے کہ علم دو قسم کا ہے "علم الادیان و علم الابدان" یعنی دین کا م اور طب کا علم دوسری زبان میں روحانی اور جسمانی علم میرے نزدیک تیسری مہارت ٹیکنیکل شعبہ ہے یہ بھی علم کے بغیر ممکن نہیں۔ نوٹ:۔ ان علوم میں سے بہترین اور فائدہ مند علم علم دین ہے جس میں دین و دنیا کی درستگی کا امان ہے اللہ تعالی کی رضا کا سبب ہے اور انبیاء علیہم السلام کی سیرت دکھائی دیتی ہے دیگر فنون دنیا تک محدود ہیں ب کہ علم دین دنیا و آخرت میں کامیابی کا موجب ہے۔

تمام انبیاء اس علم کو پھیلانے اور نشر کرنے کے لئے اس دنیا میں مبعوث کئے گئے چنانچہ ارشاد ہے۔

ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم آیتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب الحکمۃ (الجمعۃ)

ی اس اللہ نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اسکی آیات ان کے سامنے پڑھتا ہے اور ان کو ہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔

ات خاص:۔ اس آیت میں کئی مسائل ہیں میں انکی طرف جانا نہیں چاہتا ہوں کہ موضوع علم ہے اس

اس آیت سے علم والی شق پر بات ہو گی

اس میں لفظ ہے یزکیہم ان کو پاک کرتا ہے ان کی مراد کفر و شرک کی نجاست سے ان کے دل و دماغ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفائی ہوتی ہے۔ اور کس سے ہوتی ہے تلاوت آیات سے جو کہ اس سے پہلے مذکور ہے تو گویا تلاوت آیات الٰہی ایسا علم ہے جس کی وجہ سے انسان کا دل و دماغ صحیح ہو سکتا ہے اور اس کو سکون و قرار مل سکتا ہے اور کسی فن میں یہ خاصیت نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کتاب و حکمت سکھاتا ہے کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور حکمت سے مراد محققین کے نزدیک سنت رسولؐ ہے گویا پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت قرآن و سنت ہے اور یہی ہمارے نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کا درس رہا اور ہمیں بھی اس پر کاربند رہنا چاہیئے

انتباہ:۔ میری اس سے مراد دیگر علوم حاصل کرنے سے ممانعت نہیں صرف فضیلت کے اعتبار سے ہے ہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم بھی ہوں تو نور علی نور ہے اس کے علاوہ اس مذکورہ آیت میں یہ بھی واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلم عالم بنا کر مبعوث کیا ہے اور آپؐ نے ساری زندگی قرآن و سنت کی تعلیم دی جس نے ان دونوں پر عمل کیا اس نے دنیا اور آخرت کی فلاح حاصل کر لی اور جس نے ان دونوں سے روگردانی کی اس نے دونوں جہان میں نقصان اٹھایا۔

نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے اس عمل کو بارش سے تشبیہ دی جس طرح مردہ زمین بارشوں سے زندہ ہوتی ہے اس طرح مردہ انسان اس علم الٰہی سے زندہ ہو جاتا ہے گویا علم والے زندہ اور بغیر علم والے مردہ ہیں۔ (مشکوۃ)

اسی لئے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

العلم فیہ حیاۃ للقلوب کما تحیا البلاد اذا مسھا المطر

دلوں کی زندگی علم میں ہے جیسے زمین کی زندگی سے ہے

والعلم یجلوا العمی عن قلب صاحبہ کما یجلی سواد الظالمۃ القمر

علم کورے پن کو اس طرح ہٹا دیتا ہے جیسے چاند اندھیرے میں روشنی کر دیتا ہے۔

اس کے علاوہ قرآن حکیم میں علم کے سلسلہ میں جو بیان ہوا ہے اسے حکمت سے بھی تعبیر کیا گیا ہے چنانچہ لفظ الحکمۃ قرآن مجید میں چار وجوہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے دوسری طرح علم کا نام حکمت رکھا ہے۔ لہذا غور فرمائیں نمبر ۱۔ حکمت سے مراد مواعظ قرآن ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں فرمایا ہے (ویعلمھم الکتاب والحکمۃ) اس طرح سورۃ النساء اور آل عمران میں بیان کیا گیا ہے۔

نمبر ۲۔ حکمت یعنی فہم و فراست ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ولقد آتینا لقمان الحکمۃ) یہاں حکمت سے مراد فہم اور علم ہے۔ اس طرح کا ارشاد سورۃ الانعام میں بھی ہے۔

نمبر ۳۔ حکمت بمعنی نبوت ہے سورۃ النساء میں مذکور ہے (فقد آتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ) یہاں حکمت سے مراد نبوت ہے اسی طرح سورۃ میں بیان ہوا ہے۔ وآتینا الحکمۃ یعنی نبوت عطا کی ہے اور اسی طرح البقرۃ میں ہے وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمبر ۴۔ حکمت قرآن کو کہا گیا ہے سورۃ النحل میں ہے (ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ) اس طرح سورۃ البقرۃ میں ہے (ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا) اسی طرح یہ تمام وجوہ ملانے سے ضمیر اصل میں علم کی طرف لوٹتی ہے جو اپنی مثال آپ ہے

اس کے علاوہ دنیا جو ہے اس کا متاع قلیل ہے اور محدود ہے اور اسکی ایک انتہا ہے جس کو فنا ہے لیکن دوسری جانب علم ایک ایسی چیز ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے اور جس کو کوئی فنا نہیں ہے اس لحاظ سے بھی علم ایک ایسا جوہر ہے جو انسان کو دنیا و آخرت میں منور کر دیتا ہے اور جس کی قدر اللہ تعالی بھی کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اسی لئے متناہی چیز کو چھوڑ کر لا متناہی چیز حاصل کرنے کے لئے انسان کو اپنی تمام تر صلاحتیں صرف کرنی چاہیئے تب جا کر انسان کمال پاتا ہے اور وہ اخروی سعادت کا حقدار قرار پاتا ہے۔

اللہ تعالی نے دوسرے مقام پر یوں فرمایا ہے۔ قل یستوی الخبیث لخبث والطیب ۔ یعنی حلال و حرام برابر نہیں ہو سکتے۔ اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہو سکتا۔ جنت اور دوزخ برابر نہیں ہو سکتے۔ اس طرح اگر غور سے دیکھیں تو آپ کو جاہل اور عالم میں روز روشن کی طرح فرق نظر آئے گا۔ گویا علم نور اور جہالت اندھیرا ہے۔

ایک اور آیت میں ہے (اطیعو اللہ واطیعو الرسول و اولی الامر منکم) یہاں بقول امام فخر الدین رازی صحیح قول کے مطابق (اولی الامر) سے مراد علماء ہیں چوں کہ امراء کو علماء کی تابعداری کرنا ضروری ہے اس آیت سے بھی علماء کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اور عقل بھی اسی کو چاہتی ہے

ایک اور آیت میں یوں ارشاد ہے۔ کہ (یرفع اللہ الذین آمنو امنکم والذین اوتو العلم) درجات ۔ یعنی اللہ تعالی نے ایمان والوں کو اور صاحب علم حضرات کو درجات کے لحاظ سے بلند کیا ہے۔

نکتہ :۔ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے ۔ اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں چار قسم کے درجات کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :۔

۱۔ مؤمنین اہل بدر انما المؤمنین الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم الی قولہ لھم درجات عندربھم۔
اس آیت میں اہل بدر کی فضیلت اور درجات کا ذکر ہے۔

۲۔ مجاہدین ارشاد ہے (و فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین درجۃ) یہاں مجاہدین کے درجہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

۳۔ صالحین ۔ ومن یاتہ مومنا قد عمل الصالحات فاولئک لھم الدرجات العلی ' یہاں صلحاء کے درجہ کا تذکرہ ہے۔

۴۔ علماء حضرات۔ ارشاد ہے والذین اوتوا العلم درجات اس آیت میں علماء کے درجہ کا تذکرہ ہے۔

تو گویا یوں سمجھئے کہ اللہ تعالی نے دوسرے مومنین پر درجہ کے لحاظ سے پہلے تذکرہ اہل بدر کا کیا اور پھر اس کے بعد مجاہدین کا درجہ ہے۔ ان لوگوں پر جو جہاد نہیں کرتے اس کے بعد ذکر ہے صالحین کا ان سب کے بعد علماء کا ذکر خیر ہے۔ تو یوں معلوم ہوا کہ علماء کا مقام ان تمام اصناف سے بالاتر ہے اور علماء ہی تمام لوگوں میں سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افضل و اعلیٰ ہیں۔

اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں علماء کے فضائل پانچ طرح سے بیان کئے ہیں۔

نمبرا۔ ایمان کے لحاظ سے۔ ارشاد ہے (والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ) یعنی علم میں پختہ ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۲۔ توحید اور شہادت کے اعتبار سے (شہد اللہ ـــ الی قولہ ـــ واولوالعلم)

۳۔ رونے اور خشیت کے لحاظ سے (ویخرون للاذقان یبکون ـــ)

۴۔ خشوع کے اعتبار سے ارشاد ہے (ان الذین اوتوا العلم من قبلہ ـــ)

۵۔ خوف کے لحاظ سے (انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء) ان تمام آیات سے علماء کی فضیلت معلوم ہوتی ہے

اسی لئے حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے سے کہا کرتے تھے۔ اے بیٹا علیک بمجالسة العلماء واسمع کلام الحکماء فان اللہ لیحی القلب المیت بنور الحکمة کما یحی الارض المیتة بوابل المطر۔ (طبرانی)

یعنی اے بیٹا! علماء کی مجلس کیا کر، عقلمندوں کی باتیں سنا کر، چوں کہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو نور حکمت (علم) سے ہی زندہ کرتا ہے جیسے زمین کو بارش سے زندہ کرتا ہے۔

کسی بزرگ شاعر نے کیا خوب کہا ہے حقیقت میں یہ شعر آب ذہب سے لکھنے کے قابل ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

الناس من جهة التمثال اكفاء ابوهم آدم اوالام حواء

صورت کے لحاظ سے تمام آدمی یکساں ہیں آدمؑ ان کے باپ ہیں اور حوا ماں ہے

نفس كنفس ارواح مشاكلة واعظم خلقت فيهم واعضاء

سب کی جان ایک ہی قسم کی ہے روحیں بھی ہم شکل ہیں سب میں ھڈیاں اور اعضاء ہیں

فان يكن لهم من اصلهم حسب يفاخرون به فالطين والماء

لوگ اگر اپنی اصلیت پر فخر کریں تو ان کی اصل تو مٹی اور پانی ہے

فالفضل الا لاهل العلم انهم على الهدى لمن استهدى ادلاء

فضیلت صرف اہل علم کی ہے وہی طالبان ہدایت کے راہنما ہیں

وقد كل امراء حسنه وللرجال على الافعال اسماء

وضد كل امرى ماكان يجهله والجاهلون لاهل العلم اعمآء

آدمی جس بات سے جاہل ہے اس کا مخالف ہوتا ہے اس لئے جہلاء علماء کے دشمن ہوتے ہیں۔

جاری ہے

© rasailojaraid.com